مسح علی الخفین

اس مختصر رسالہ میں مسح علی الخفین یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کی شرطیں، اس کے فرائض، سنن ومستحبات، مسح کی مدت، مسح کا مسنون طریقہ، اور اس کے متفرق مسائل، ایک مفید مقدمہ و خاتمہ اور: ۱۸/احادیث، عام موزوں پر مسح کا ناجائز ہونا ، فقہاء کی شرطوں کا مأخذ وغیرہ امور جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ......مسح کے معنی، مسح علی الخفین اس امت کی خصوصیت ہے، مسح علی الخفین کی مشروعیت، وغیرہ چند مفید امور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، وسلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد!

مسح کے معنی ہیں:...... بھیگا ہوا ہاتھ سر پر یا پیر کے موزوں پر پھیرنا۔ خفین، خف‘ کا تثنیہ ہے، جمع: خفاف و اخفاف‘ آتی ہے، معنی ہے: چرمی موزہ۔

مسح علی الخفین (یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا) اس امت کی خصوصیت ہے: جیسا کہ آپ ﷺ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: ’’صلّوا فی خفافکم ‘ فان الیهود لا یصلّون فی خفافهم ‘‘ اپنے موزوں میں نماز پڑھو، اس لئے کہ یہود اپنے موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

’’روضة المحتاجين ‘‘ میں لکھا ہے کہ: مسح علی الخفین کی مشروعیت: ۹ھ غزوۂ تبوک میں ہوئی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اجماع میں جن لوگوں کا قول معتبر ہوسکتا ہے ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسح علی الخفین مطلقاً جائز ہے، خواہ سفر ہو یا حضر، کسی ضرورت کی وجہ سے ہو یا بلا ضرورت۔ اس میں مرد وعورت سب برابر ہیں، البتہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے، لیکن ان کا اختلاف قابل شمار نہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور کا ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ: مسح علی الخفین بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ کو ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ آپ ﷺ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ سے اہل سنت والجماعت کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”ان تفضل الشیخین، وتحب الختنین، وتمسح علی الخفین“، شیخین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو باقی صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت دینا، آپ ﷺ کے دونوں داماد حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا، اور خفین پر مسح کرنا۔

اسی طرح امام صاحب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: میں اس وقت تک مسح علی الخفین کا قائل نہیں ہوا جب تک کہ اس سلسلہ میں دلائل مجھ پر روز روشن کی طرح واضح نہ ہو گئے۔

امام کرخی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: جو شخص خفین پر مسح کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا اندیشہ ہے، اس لئے کہ مسح کے جواز کی روایات شہرت اور تواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، جن کا انکار موجب کفر ہے۔

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نہیں جانتا کہ علمائے سلف میں سے کسی نے مسح علی الخفین سے انکار کیا ہو۔

مشروعیت مسح کی وجہ

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے مشروعیت مسح کی وجہ یہ لکھی ہے کہ: وضو کا دارومدار ان اعضاء کے دھونے پر ہے جو عام طور پر کھلے رہتے ہیں، اور جن کی طرف میل کچیل سبقت کرتا ہے، اور جب موزے پہن لئے جاتے ہیں تو پھر پاؤں ان میں چھپ جاتے ہیں اور وہ اعضائے باطنہ میں داخل ہو جاتے ہیں، اور عربوں میں خفین کا پہننا ایک عام عادت تھی، ہر نماز کے وقت وضو کرنے کے لئے ان کو نکالنے میں پریشانی تھی، لہذا خفین پہننے کی صورت میں نکالنا اور پاؤں دھونا ساقط ہو گیا۔

مسح، موزوں کے اوپر کیوں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: اگر دین میں عقل کو دخل ہوتا تو موزے کے نچلے حصے کو اوپر کے حصہ پر مسح میں ترجیح دی جاتی، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے موزے کے اوپر کے حصہ پر مسح فرماتے تھے۔

(ابوداؤد، باب کیف المسح ، کتاب الطہارۃ ، رقم الحدیث:۱۶۲)

''اسرار شریعت'' میں ہے: اگر مسح موزہ کے نیچے کی جانب مشروع ہوتا تو بڑا احرج تھا، کیونکہ نیچے کی جانب مسح کرنے میں زمین پر چلتے وقت موزوں کے گرد وغبار سے آلودہ ہونے کا گمان غالب ہے۔(۸۰ج۱)

چمڑے کے موزوں پر مسح کے متعلق چند احادیث

(۱)......حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ چمڑے کے موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

(بخاری ص۳۳، باب فی المسح علی الخفین ، کتاب الوضوء ، رقم الحدیث:۳۰۲)

(۲)......حضرت عمر بن ضمیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ کو چمڑے کے موزوں پر مسح فرماتے ہوئے میں نے دیکھا۔

(بخاری ص۳۳، باب فی المسح علی الخفین ، کتاب الوضوء ، رقم الحدیث:۳۰۴)

(۳)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک رات میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ اترے قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، واپس آئے تو میں نے پانی آپ پر انڈیلا جو میرے پاس برتن میں تھا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔(مسلم ص۱۳۳ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطہارۃ ، رقم الحدیث:۲۷۴)

(۴)......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، میں جھکا کہ آپ ﷺ کا موزہ کھول دوں (تا کہ آپ وضوفرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑ دو میں نے پاکی (وضو کے بعد) ان کو پہنا تھا، اور آپ ﷺ نے مسح کیا۔

(مجمع الزوائد ص۳۵۴ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطهارة ، رقم الحديث:۱۳۴۹۔

بخاری ص۳۳، باب فی المسح علی الخفین ، کتاب الوضوء ، رقم الحديث:۲۰۲)

(۵)......حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم موزوں پر اس وقت مسح کریں جب موزوں کو طہارت (وضو) کی حالت میں پہنیں۔

(ابن خزیمہ ص۹۷ ج۱، باب الدليل على ان لابس احد الخفين قبل غسل كلا الرجلين ، الخ ،

كتاب الوضوء ، رقم الحديث:۱۹۳)

(۶)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے حکم دیا کہ: ہم لوگ سفر میں موزہ پر مسح کیا کریں۔ (مسند احمد ص۱۱۸ ج۱، کشف النقاب ص۳۵۳)

(۷)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہے تھے اور موزوں کو دھو رہے تھے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس طرح (مسح) ہے، آپ ﷺ نے انگلیوں کو قدم پر رکھ کر پنڈلیوں کی طرف کھینچا۔

(ابن ماجہ ص۴۱، باب فی المسح علی الخفین ، کتاب الوضوء ، رقم الحديث:۲۰۲)

(۸)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: آپ نے موزوں کے اوپر ایک مرتبہ مسح کیا۔ (مطالب عالیہ ص۳۴)

(۹)......حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ رہتے تھے، آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ ہم سفر میں تین دن تک موزوں کو نہ کھولیں، ہاں مگر غسل جنابت میں۔

(ابن خزیمہ ص۹۹ ج۱، باب ذکر الدلیل علی ان الرخصة فی المسح علی الخفین انما هی من الحدث الذی یوجب الوضوء دون الجنابة التی توجب الغسل ، کتاب الوضوء ، رقم الحدیث:۱۹۶)

(۱۰)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایسے دو موزے پہنے تھے جن کے نیچے تو چمڑا لگا تھا اور اس کے اوپر خز - ریشم - تھا، انہوں نے ان پر مسح کیا۔

(سنن کبری ص۲۸۵ ج۲، باب ما ورد فی المسح علی الجوربین والنّعلین ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۱۳۷۱)

(۱۱)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے جرموق پر مسح کیا۔

نوٹ:......جرموق: میم کے پیش کے ساتھ ہے۔ جو موزوں کے اوپر کیچڑ وغیرہ کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے۔

(۱۲)......آپ ﷺ وضو فرماتے اور موقین پر مسح فرماتے۔

(ابن ابی شیبہ ص۲۴۶ ج۱، فی المسح علی الخفین ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۱۸۸۰)

(۱۳)......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کو موقین پر مسح فرماتے دیکھا۔

نوٹ:......موق: یہ بھی جرموق کی طرح چمڑے کا خول ہوتا ہے جو موزوں کی حفاظت اور گرد و غبار سے بچانے یا جلد نہ پھٹنے کے لئے موزوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

(۱۴)......آپ ﷺ نے ایک مرتبہ موزے منگوائے، ایک پہنا دوسرا پہننے کے لئے ارادہ

ہی کیا تھا کہ اسے ایک کوّا اٹھا لے گیا، اس نے اوپر سے جو پھینکا تو اس سے ایک سانپ گرا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ موزوں کو بغیر جھاڑے نہ پہنے۔

(مجمع الزوائد ص۱۷۷ ج۵، باب النهی عن لبس الخف قبل ان ينفضها ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۸٦۳۵)

(۱۵)......حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالی اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ موزوں کو پہننے سے پہلے جھاڑ لے۔

(مجمع الزوائد ص۳۵۴ ج۱، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۱۳۴۹)

آپ ﷺ کے موزے سیاہ رنگ کے چمڑے کے تھے

(۱٦)...... بریدہ کی روایت ان کے والد سے ہے کہ: نجاشی (بادشاہ) نے آپ ﷺ کو دو سیاہ موزے (ہدیۃً) دیئے تھے جو سادے تھے، آپ نے ان کو پہنا اور وضو (کے درمیان مسح) فرماتے تھے۔

(ابوداؤد، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۱۵۵۔ترمذی، باب ما جاء فی الخف الاسود ، ابواب الادب ، رقم الحديث:۲۸۲۰۔ابن ماجہ۔باب ما جاء المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۸۲۰)

(۱۷)......عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں دو سیاہ موزے تھے، ہم ان کو دیکھ کر بہت تعجب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب موزے بکثرت ہو جائیں گے۔

(مطالب عالیہ ص۳۵ ج۱، اتحاف ص۵۰۸)

(۱۸)......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: تم پر سیاہ موزے لازم ہیں، ایسے موزے پہنوان پر مسح بہتر ہے۔ (کشف النقاب ص۳۹۱)

نوٹ:...... یہ ساری روایات ''شمائل کبریٰ'' ص ۵۶۵ جلد ۶/ سے ماخوذ ہیں۔ اور حوالے راقم کی محنت کا نتیجہ ہے۔

خف کا مفہوم

چمڑے کے موزے کو عربی میں ''خف'' کہتے ہیں، اور جو چمڑے کے علاوہ کسی اور مادے کے ہوں ان کو ''جورب'' کہتے ہیں، یہ فارسی لفظ ہے، اس کی اصل گورپا (پاؤں کی قبر) ہے۔

عربی زبان میں ''خف'' کا لفظ چمڑے ہی کے موزوں کے لئے آتا ہے، اسی لئے امام ابوحنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک چمڑے کے موزوں پر ہی مسح ہوسکتا ہے۔ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک گاڑھے کپڑوں کے موزوں پر بھی مسح کیا جاسکتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مرض وفات میں صاحبین رحمہما اللہ کی اس رائے کی طرف رجوع فرمالیا تھا، اور خود بھی ایسے موزوں پر مسح کیا تھا۔ یہی رائے امام احمد رحمہ اللہ کی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: خود آپ ﷺ نے (گاڑھے) کپڑے کے موزوں (جوربین) پر مسح فرمایا ہے۔

(ترمذی ص۹۴ ج۱، باب فی المسح علی الجوربین و النعلین ، رقم الحدیث:۹۹)

موجودہ زمانہ میں فوم کے موزے اس حکم میں داخل ہیں، مگر نائلون کے موزوں پر مسح جائز نہیں، اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے، افسوس کہ موجودہ زمانہ میں بعض لوگ سہولت کو مدنظر رکھ کر عام جرابوں پر مسح کرتے ہیں اور حدیث کے عموم سے استدلال کرتے ہیں،

کاش یہ اس پر غور کرتے کہ ''خفین'' کا لفظ عربی زبان و لغت میں کس قسم کے موزوں کے لئے بولا جاتا ہے؟۔

مسح اور دھونے میں افضل کیا ہے؟

موزوں پر مسح کرنا رخصت یعنی آسانی ہے اور پاؤں کو دھونا عزیمت یعنی اولی ہے۔ ''ہدایہ'' میں ہے کہ: جو شخص موزوں پر مسح کرنے پر اعتقاد نہ رکھے وہ بدعتی ہے، لیکن جو شخص اس مسئلہ پر اعتقاد تو رکھتا ہے مگر عزیمت یعنی اولی پر عمل کرنے کی وجہ سے موزوں پر مسح نہیں کرتا تو اسے ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

''مواہب لدنیہ'' میں منقول ہے کہ علماء کے یہاں اس بارہ میں اختلاف ہے کہ آیا موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا ان کو اتار کر پاؤں کو دھونا افضل ہے، چنانچہ بعض حضرات کی رائے تو یہ ہے کہ موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے، کیونکہ اس سے اہل بدعت یعنی روافض و خوارج کا رد ہوتا ہے جو اس مسئلہ میں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ کا مختار مسلک یہی ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ: ہمارے علماء یعنی حضرات شوافع کا مسلک یہ ہے کہ پاؤں کو دھونا افضل ہے، کیونکہ اصل یہی ہے، لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کو بالکل چھوڑا نہ جائے۔

صاحب سفر السعادۃ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کو دونوں میں کوئی تکلف نہیں تھا، یعنی اگر آپ ﷺ موزہ پہنے ہوئے ہوتے تھے تو پاؤں دھونے کے لئے انہیں اتارتے نہیں تھے اور اگر موزہ پہنے ہوئے نہیں ہوتے تو مسح کرنے کے لئے انہیں پہنتے نہیں تھے، اس بارہ میں علماء کے یہاں اختلاف ہے، مگر بہتر اور صحیح یہی طریقہ ہے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اس مسئلہ میں سنت کے موافق و مطابق ہی عمل کرے، یعنی آپ ﷺ کا جو عمل ذکر کیا گیا ہے

اسی طرح بے تکلفی کے ساتھ اس پر عمل کریں۔

موزوں کے اقسام اور ان کا حکم

موزوں کی کل چھ قسمیں ہیں:

(۱)......ثخین مجلد......وہ گاڑھا موزہ جس پر چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۲)......ثخین منعل......وہ گاڑھا موزہ جس کے صرف نیچے چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بھی بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۳)......ثخین سادہ......وہ گاڑھا موزہ جس کے اوپر اور نیچے چمڑا تو نہ ہو، مگر اس میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہوں......اس پر بھی بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۴)......رقیق مجلد......وہ باریک موزہ جس پر چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۵)......رقیق منعل......وہ باریک موزہ جس کے صرف نیچے چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس میں اختلاف ہے، بعض جواز کے اور بعض عدم جواز کے قائل ہیں۔

(۶)......رقیق سادہ......وہ باریک موزہ جس پر چمڑا نہ چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح ناجائز ہے۔

اس رسالہ میں موزوں پر مسح کے مسائل اور آخر میں خاتمہ کے عنوان سے ایک مفید بحث لکھی گئی ہے، اللہ تعالی اس حقیر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔ مرغوب احمد

موزوں پر مسح کرنے کی دس شرطیں ہیں

(۱)......موزے ٹخنوں تک پورے پاؤں کو چھپالیں۔

(۲)......موزے ایسے ہوں جو قدم کی ہیئت پر بنے ہوئے اور پاؤں سے ملے ہوئے ہوں،
(۳)......اتنے مضبوط ہوں جنہیں پہن کر جوتوں کے بغیر ایک فرسخ پیدل چلا جا سکتا ہو۔
نوٹ: میل کی تحقیق:......تین میل شرعی، جس کی مسافت: ۵رکلومیٹر، ۴۸۶رمیٹر، ۴۰رسینٹی میٹر ہوتی ہے۔(مستفاد: ایضاح المسائل ص۰۷)

میل شرعی علی الراجح ۴ر ہزار ذراع ہے، ۸ر ہزار قدم۔(احسن الفتاوی ص۶۱ ج۲)

(۴)...... پاؤں پر بغیر باندھے رک سکیں۔
(۵)......اتنے دبیز ہوں کہ پانی کو پاؤں تک نہ پہنچنے دیں۔
(۶)......ان میں سے کسی موزہ میں اتنی پھٹن نہ ہو جو مسح سے مانع ہو۔
(۷)...... پوری طہارت پر پہنا ہو۔
(۸)......وہ طہارت تیمّم سے حاصل نہ کی گئی ہو۔
(۹)......مسح کرنے والا جنبی نہ ہو۔
(۱۰)......اگر کسی کا پاؤں کٹا ہو اور وہ مسح کرنا چاہے تو یہ شرط ہے کہ کم از کم ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر اس کے قدم کا اوپر کا حصہ باقی ہو۔

مسح میں دو فرض ہیں:

(۱)......موزوں کے اوپر کی جانب مسح کرے۔
(۲)...... ہر پاؤں پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرے، ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر مسح فرض ہے۔ یہ دونوں فرض عملی ہیں۔

مسح کے سنن اور مستحبات

(۱)......ہاتھ سے مسح کرنا، کسی اور چیز سے نہ کرنا۔

(۲)......مسح کرتے وقت ہاتھ کی انگلیوں کا کشادہ رکھنا۔
(۳)......انگلیوں کو موزہ پر رکھ کر اس طرح کھینچنا کہ موزوں پر لکیر بن جائے۔
(۴)......مسح پاؤں کی انگلیوں کی طرف سے شروع کرنا، نہ کہ پنڈلیوں کی طرف سے۔
(۵)......مسح پنڈلی تک کرنا، اس سے کم نہیں۔
(۶)......ایک ہی ساتھ دونوں موزوں کا مسح کرنا۔
(۷)......داہنے ہاتھ سے داہنے موزے کا مسح کرنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں موزے کا۔
(۸)......ہاتھ کی ہتھیلیوں کی جانب سے مسح کرنا، نہ کہ پشت کی جانب سے۔

مسح کے احکام

مسئلہ......اگر کسی کے پاس وضو کے لئے صرف اتنا پانی ہو کہ اس سے پاؤں کے سوا اور سب اعضاء دھل سکتے ہیں تو اس کو موزوں پر مسح کرنا واجب ہے۔
مسئلہ......اگر کسی کو خوف ہو کہ پاؤں دھونے سے وقت جاتا رہے گا تو اس پر مسح واجب ہے۔
مسئلہ......اگر کسی کو خوف ہو کہ پاؤں دھونے سے عرفات میں نہ ٹھہر سکے گا تو اس پر بھی مسح واجب ہے۔
مسئلہ......کسی موقع پر مسح نہ کرنے سے رافضی یا خارجی ہونے کا لوگوں کو گمان ہو وہاں بھی مسح کرنا واجب ہے۔
مسئلہ...... جہاں کہیں مسح نہ کرنے سے کوئی واجب ترک (چھوٹتا) ہو تو وہاں مسح کرنا واجب ہے۔
مسئلہ......سوائے ان مقامات کے جہاں مسح کرنا واجب ہے' موزوں کو اتار کر پاؤں کا دھونا

بنسبت مسح کرنے کے بہتر ہے۔

مسئلہ......بغیر موزے اتارے ہوئے پاؤں کا دھونا گناہ ہے۔

کن موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور کن پر نہیں؟

مسئلہ......اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔

مسئلہ......ٹخنوں سے اوپر چھپنا شرط نہیں، یہاں تک کہ اگر ایسا موزہ پہنا کہ جس میں پنڈلی نہیں تو اگر ٹخنے چھپ جاتے ہیں تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ......اگر موزہ پاؤں سے بڑا ہو تو موزہ پر ایسی جگہ مسح کرنے کا اعتبار نہیں جو پاؤں سے خالی ہے، یعنی فرض ادا نہیں ہوگا۔(موزہ پورے پاؤں کی سائز کا ہو)

مسئلہ......موزہ ایسا ہو کہ اس کو پہن کر مسلسل تین میل چل سکے۔

مسئلہ......مجلد موزے پر مسح بالاتفاق جائز ہے۔

نوٹ:......مجلد جراب وہ ہے کہ: جس کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہو۔

مسئلہ......منعل موزے (ثخین اور موٹے' گاڑھے موزے کو منعل کیا گیا ہو تو اس) پر مسح بالاتفاق جائز ہے۔

نوٹ:......منعل جراب وہ ہے کہ: جس کے فقط تلے میں مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا ہو۔

مسئلہ......جراب ثخین (یعنی گاڑھی، موٹی) پر مسح جائز ہے۔

نوٹ:......جراب ثخین وہ ہے کہ: مجلد اور منعل نہ ہو صرف سوت یا بالوں وغیرہ کی بنی ہوئی ہو، لیکن پنڈلی پر بغیر باندھے ٹھہری رہے اور مسلسل تین میل چل سکے اور جو اس کے نیچے ہو وہ نظر نہ آتا ہو اور پانی اس میں سے نہ چھنے، اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ......اگرٹخنوں تک ثخین جراب پہنی اوراس میں سے اس کے ٹخنے یا قدم فقط ایک دو انگلیوں کی مقدار نظر آتے ہیں تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... چمڑہ چڑھانے کی ایک صورت منعل اور مجلد کے علاوہ اور بھی ہے، یعنی ''مبطن'' جس کی صورت یہ ہے کہ: جراب کے اندر کی جانب چمڑا لگا لیا جائے۔اس کا حکم بھی مجلد اور منعل کی طرح ہے، اگر چمڑا پورے قدم پر مستوعب (یعنی پورا قدم ٹخنہ تک چھپا ہوا ہو) تو مجلد کے حکم میں ہے ورنہ منعل کے حکم ہے۔

مسئلہ...... پلاسٹک (اس قدر ثخین اور موٹی ہو جس میں مسح کی شرائط پوری ہوتی ہو) کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ...... جرموق (میم کے پیش کے ساتھ ہے۔ جو موزوں کے اوپر کیچڑ وغیرہ کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے) ایسے پتلے ہوں کہ ان کے نیچے مسح کی تری پہنچتی ہو تو اس جرموق پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... جرموق کو حدث کے بعد موزوں پر مسح کرنے سے پہلے یا موزوں پر مسح کرنے کے بعد پہنا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں، کیونکہ جرموق کو اس نے طہارت کی حالت میں نہیں پہنا بلکہ موزوں پر مسح کرنا لازمی ہوگا کیونکہ ان کو طہارت کے بعد پہنا ہے۔

مسئلہ...... جرموق کو حدث سے پہلے پہنا تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ...... اگر جرموق چوڑا ہے اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر موزہ پر مسح کر لیا تو مسح جائز نہیں، جبکہ اوپر والے میں شرائط پائے جاتے ہوں، اس لئے کہ حدث کا محل جرموق خارج ہے نہ کہ خف (موزہ) داخل۔

مسئلہ...... اگر دونوں پاؤں میں موزے پہنے اور ایک موزہ پر جرموق بھی پہنا تو اس موزہ پر

مسح کرے جس پر جرموق نہیں پہنا اور دوسرے کے جرموق پر مسح کرے۔

مسئلہ......اگر کوئی شخص چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر ایک پہن لے تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہوگا، لہذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کرلیا ہے اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ......اگر کسی شخص نے خفین کے اوپر سوتی یا اونی موزے چڑھا رکھے ہیں تو دیکھا جائے گا کہ وہ باریک ہیں یا موٹے؟ اگر اتنے باریک ہیں کہ ان پر مسح کرنے سے تراوٹ چمڑے کے موزوں تک پہنچ جائے تو ان کے اوپر سے مسح کرنا کافی ہے، اور اگر اس قدر موٹے ہوں کہ اوپر کے مسح کا اثر نیچے خفین تک نہ پہنچے (جیسا کہ عام موزوں میں ہوتا ہے تو) تو ان موزوں پر مسح درست نہ ہوگا۔

مسئلہ......اگر باریک سوتی یا اونی موزے تہ بتہ (ایک کے اوپر دوسرا تیسرا وغیرہ) تو ان پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......آج کل عام استعمال ہونے والے نائیلون اور سوتی اور اونی موزوں پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ ان میں جواز کی شرائط نہیں پائی جاتیں۔

مسئلہ......لوہے' لکڑی' شیشے یا ہاتھی دانت کے موزے بنائے تو ان پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ ان کو پہن کر آدمی بے تکلف عادت کے موافق چل پھر نہیں سکتا۔

مسئلہ......جوتے اس قدر لمبے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ البتہ چونکہ یہ جوتے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، اور ان میں نماز پڑھنا بے ادبی ہے، اور ان کے ناپاک ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے، اس لئے بلا ضرورت ان سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ......اگر چمڑے کے موزوں کے نیچے کوئی اور موزے سوتی یا اونی پہن رکھے ہوں تو اس وقت بھی خفین پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ......اگر موزہ کو (پہنے ہوئے) دھولیا جائے اور مسح کی نیت نہ تھی، مثلاً صفائی وغیرہ پیش نظر تھی یا کوئی بھی نیت نہ تھی، تب بھی مسح ہو جائے گا، اگرچہ موزہ کا (پہنے ہوئے) دھونا مکروہ ہے۔

مسئلہ...... چوری یا غصب کئے ہوئے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ مگر ایسا کرنا حرام ہے اس لئے اس کا گناہ ہوگا، مگر مسح جائز ہے۔

مسئلہ......موزے پاک چمڑے ہی سے بنائے جائیں، ناپاک چمڑے کا استعمال جائز نہیں۔

مسئلہ......جس موزہ پر مسح جائز ہے اگر وہ اتنا گھس جائے اور استعمال ہو جائے کہ بغیر جوتا پہنے ہوئے چلنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح جائز نہیں رہتا۔

پھٹے ہوئے موزوں کے مسائل

مسئلہ......مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ موزہ زیادہ پھٹا ہوا نہ ہو، اس کو فقہاء ''خرق کبیر'' سے تعبیر کرتے ہیں۔

مسئلہ......زیادہ پھٹا ہوا ہونے کی مقدار پاؤں کی تین چھوٹی انگلیاں ہیں، خواہ سوراخ موزہ کے نیچے ہو یا اوپر یا ایڑی کی طرف۔

مسئلہ......اگر سوراخ ٹخنے سے اوپر پنڈلی میں ہے تو مسح جائز ہے، کیونکہ یہ مسح کی حد سے باہر ہے۔

مسئلہ......تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز

نہیں، اس سے کم پھٹا ہوا ہوتو مسح جائز ہے۔

مسئلہ......تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار کا اعتبار اس وقت ہے جبکہ انگلیوں کے سوا کسی اور جگہ سے کھل جائے۔

مسئلہ......اگر انگلیاں ہی کھل جائیں تو معتبر یہ ہے کہ انہیں تین انگلیوں کے کھلنے کا اعتبار ہوگا

مسئلہ......اگر انگوٹھا اور اس کے پاس والی انگلی کھل گئی تو مسح جائز ہے، حالانکہ یہ دونوں مل کر تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہے۔

مسئلہ......اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی دونوں انگلیاں کھل گئیں تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......ایک موزہ کے مختلف سوارخ جمع کئے جائیں گے، دونوں کے جمع نہیں کئے جائیں گے۔

مسئلہ......اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو اور اسے جمع کر کے تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح کرنا جائز نہیں، اور کم ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ......ایک موزہ میں ایک انگلی کی مقدار اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کی مقدار پھٹا ہوا ہو تو مسح ان دونوں پر جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ مسح پھٹے ہوئے حصہ پر واقع نہ ہو، بلکہ درست حصہ پر ہو۔

مسئلہ......سوراخ کم از کم اتنا بڑا ہو کہ جس میں ٹاٹ وغیرہ سینے کی سوئی جا سکے، اور جو سوراخ اس سے کم ہو تو اس کا اعتبار نہیں، وہ معاف ہے۔

مسئلہ......اگر موزہ کی سلائی کھل گئی، لیکن اس سے پاؤں دکھائی نہیں دیتا تو مسح درست ہے۔

مسئلہ......اگر چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر دکھائی دیتا ہے تو مسح درست نہیں۔

ان صورتوں میں مسح جائز ہے

مسئلہ...... کسی کے ایک پاؤں پر زخم ہو اور وہ نہ اس کے دھونے پر قادر ہو نہ اس کے مسح پر تو اس کو مسح معاف ہے، اور صرف دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ...... کسی کا ایک پاؤں ٹخنہ سے اوپر تک کٹ گیا ہو یا کاٹ دیا گیا ہو تو اس کو مسح معاف ہے، اور صرف دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ...... کسی کا ایک ہی پاؤں پیدائشی ہے تو اسی ایک پاؤں پر مسح کرے۔

مسئلہ...... کسی شخص کو اپنے موزے نکالنے میں یہ خوف ہو کہ سردی کی وجہ سے اس کے پاؤں رہ جائیں گے اور شل ہو جائیں گے تو موزہ پٹی کے حکم میں ہو جائے گا، ایسے شخص کو موزہ پر مسح جائز ہے، اگر چہ وقت نکل جائے۔ اس صورت میں اوپر نیچے' دائیں بائیں اور ایڑیوں پر یعنی پورے یا اکثر موزے کا مسح کرے، جیسے ان لکڑیوں پر مسح جائز ہو جاتا ہے جو ٹوٹی ہڈی پر باندھی جاتی ہیں۔

مسئلہ...... اگر موزہ چوڑا ہے جب پاؤں اٹھاتا ہے تو ایڑی موزہ سے نکل جاتی ہے، اور جب پاؤں رکھتا ہے تو پھر اپنی جگہ پر آجاتی ہے تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... جس کے پاؤں ٹیڑھے ہو جائیں اور وہ پنجوں کے بل چلتا ہو اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ گئی ہو تو اس کو بھی موزوں پر مسح جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی طرف کو نہ نکل جائے۔

مسح کی مدت کے مسائل

مسئلہ...... مقیم کے لئے مدت ایک دن رات ہے۔

مسئلہ...... مسافر کے لئے تین دن تین راتیں ہیں۔

مسئلہ......سفر عبادت وطاعت کا ہو یا گناہ کا، تین دن تک مسح کا وقت ہے۔

مسئلہ......وقت کی ابتدا حدث سے ہوگی موزہ پہننے یا وضو کرنے سے نہیں، جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہنے اور مغرب کے وقت حدث ہوا تو دوسرے دن مغرب کے وقت تک مسح کا وقت ہے۔

مسئلہ......مقیم کبھی چھ نمازوں میں مسح کرتا ہے اور کبھی چار میں، مثلاً منگل کے دن ظہر کے اول وقت میں وضو کر کے موزے پہنے، مگر ظہر نہ پڑھ سکا اور ظہر کے آخری وقت میں حدث ہوا تو وضو کر کے مسح کیا اور ظہر ادا کی، پھر بدھ کے دن ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھی، اس طرح چھ نمازیں ہوجائیں گی۔ چار کی مثال یہ ہے: ایک شخص نے صبح صادق ہونے سے پہلے وضو کر کے موزہ پہنا پھر طلوع فجر کے بعد نماز پڑھی اور جب التحیات پڑھ چکا تو وضو ٹوٹ گیا، اس شخص کے لئے اگلے روز فجر کی نماز مسح کر کے پڑھنا ممکن نہیں، اس لئے کہ مسح کا وقت پورا ہو چکا۔

مسئلہ......مقیم نے مسح کی مدت یعنی ایک دن رات پورا ہونے سے پہلے سفر کیا تو سفر کی مدت یعنی تین دن تین رات تک مسح کرتا رہے۔

مسئلہ......اگر مقیم نے ایک دن پورا ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر پاؤں دھولے اور پھر موزے پہنے اب نئے سرے سے مسح کی مدت شروع ہوگی۔

مسئلہ......اگر مسافر موزوں پر مسح کرنا شروع کرے اور ایک دن رات سے پہلے گھر آجائے یا اقامت کی نیت کرلے تو اقامت کے مسح کی مدت تک مسح کرسکتا ہے۔

مسئلہ......اور اگر ایک دن رات کے بعد گھر آیا' یا اقامت کی نیت کرلی تو اس کی مسح کی رخصت ختم ہوگئی وہ پاؤں کو دھوئے اور نئے سرے سے مسح کی مدت شروع ہوگی۔

مسئلہ......اگر وضو کی حالت میں موزہ اتار دیا' یا وضو ہونے کی حالت میں مسح کی مدت پوری ہوگئی تو ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے(اور پورا وضو کرنا ضروری نہیں، ہاں) پورا وضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ......اگر کوئی شخص ایسے برف والے علاقہ میں ہے کہ وہاں اگر موزے نکالے جائیں تو سردی کی وجہ سے پاؤں بالکل بیکار ہو جانے کا غالب گمان سے قوی اندیشہ ہو جائے تو ایسے وقت باجود مدت ختم ہو جانے کے برابر اس پر مسح کرتے رہنا جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں یہ موزہ بحکم جبیرہ ہو جاتا ہے۔(کذافی الدرالمختار واقرہ الشامی)

مسح کرنے کا مسنون طریقہ اور اس کے مسائل

مسئلہ......مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو تر کر کے (بھگو کر) اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ کے اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کے اگلے حصہ پر رکھے۔ انگلیاں پوری پوری رکھیں صرف سرے نہ رکھے، اور انگلیوں کو کھولے ہوئے اوپر کی طرف کھینچے۔

مسئلہ...... اس کے خلاف مسح کیا مثلاً پنڈلی سے انگلیوں تک نیچے کی جانب تو مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہے، اور مکروہ و بدعت ہے۔

مسئلہ......اسی طرح موزوں پر عرض (چوڑائی) میں مسح کرے تو مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف اور مکروہ و بدعت ہے۔

مسئلہ......اگر ہتھیلی کو رکھ کر یا صرف انگلیوں کو رکھ کر کھینچے تو یہ دونوں صورتیں اعلی ہیں۔

مسئلہ......احسن یہ ہے کہ سارے ہاتھ سے مسح کرے۔

مسئلہ......مستحب یہ ہے کہ ہتھیلی کے اندر کی جانب سے مسح کرے۔

مسئلہ......اگر ہتھیلی یا انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرے تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔
مسئلہ......مسح تین انگلیوں سے کرے، یہی صحیح ہے۔
مسئلہ......ایک موزہ پر صرف ایک انگلی کو ایک ہی جگہ تین مرتبہ کھینچ دیا جائے تو مسح صحیح نہ ہوگا'
مسئلہ......مسح تین انگلیوں سے کرے، یہی صحیح ہے۔
مسئلہ......اگر ایک ہی انگلی سے تین دفعہ تین الگ الگ جگہ مسح کرے اور ہر دفعہ نیا پانی لے تو جائز ہے اور نیا پانی نہ لے تو جائز نہیں۔
مسئلہ......ایک انگلی کو ایک بار بھگو کر تین انگلیوں کی مقدار مسح کیا تو جائز نہیں۔
مسئلہ......انگوٹھے اور اس کے پاس کی (یعنی شہادت کی) انگلی سے مسح کرے اور دونوں کھلی ہوئی ہوں تو جائز ہے، اس لئے کہ ان کے درمیان ایک انگلی کی جگہ ہے۔
مسئلہ......تین انگلیاں رکھ دیں اور ان کو کھینچا نہیں تو مسح جائز ہے، مگر سنت کے خلاف ہے۔
مسئلہ......انگلیوں کے سرے سے موزہ پر مسح کرے اور انگلیوں کی جڑوں کو موزہ سے جدا رکھے یعنی انگلیوں کو کھڑا رکھے تو اگر پانی ٹپکتا ہو اور اس سے موزہ تین انگلیوں کی مقدار تر ہو جائے تو جائز ہے، ورنہ جائز نہیں۔
مسئلہ......مسح کرنا بھول گیا اور مسح کی جگہ پانی تین انگلیوں کے مقدار پڑا ہو تو کافی ہے (یعنی مسح ہو گیا)۔
مسئلہ......ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی تو کافی ہے (یعنی مسح ہو گیا)،
مسئلہ......اوس وشبنم پر چلا تو کافی ہے (یعنی مسح ہو گیا)۔
مسئلہ......ہاتھ پر دھونے کی وجہ سے جو تری باقی ہو اس سے مسح جائز ہے پانی ٹپکتا ہو یا نہ ٹپکتا ہو برابر ہے۔

مسئلہ......مسح کے بعد جوتری ہاتھ پر لگی ہواس سے مسح جائزنہیں۔

مسئلہ......موزے کے نیچے کی جانب یا ایڑی پر یا پنڈلی پر یا اس کے اطراف میں یا ٹخنے پر مسح جائزنہیں۔

مسئلہ......ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرے اور دوسرے پاؤں پر چار یا پانچ انگلیوں کے برابر مسح کرے تو جائزنہیں۔

مسح کوتوڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ......جو چیزیں وضوکوتوڑتی ہیں وہ موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہیں ۔

مسئلہ......دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکل جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......اکثر پاؤں (یعنی آدھے سے زیادہ) نکل آئے تو پورے پاؤں کے نکلنے کے حکم میں ہے، یعنی اس سے مسح ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ......مسح کا وقت پورا ہونے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......مسح کا وقت پورا ہونے سے مسح اس وقت ٹوٹے گا جب پانی ہو، اگر پانی نہ ملے تو مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ اسی مسح سے نماز جائز ہوجائے گی۔

مسئلہ......اگرکوئی نماز پڑھ رہاہے اور مسح کی مدت پوری ہوگئی اور پانی نہیں ہے تو اسی طرح نماز پڑھتا رہے۔

اس کی صورت یہ ہے کہ اول وقت وضو کر کے موزے پہنے اور ظہر کے وقت حدث ہوا، اس نے وضو کر کے مسح کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت نماز شروع کی اور اس کو یاد آیا کہ یہ وقت مسح کے ختم ہونے کا ہے، لیکن جانتا ہے کہ اس جنگل میں پانی نہیں ہے تو اصح قول کی بنا پرنماز پوری کرلے۔

اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور یہی اشبہ ہے (یعنی روایت اور سمجھ کے مناسب ہے، کیونکہ مدت گذر جانے سے حدث نے پاؤں میں سرایت کی، اور پانی کا نہ ہونا سرایت کے لئے مانع نہیں، اس لئے ان کے نزدیک تیمّم کرے اور نماز پڑھے، مسئلہ......کسی نے موزوں پر مسح کیا تھا' قدر تشہد قعدہ اخیرہ کے بعد اس کی مدت گذر گئی اور اب پانی ملتا ہے اور سردی سے اپنے پاؤں کے ضائع ہونے کا خوف بھی نہیں ہے (تو بھی اس کی نماز ہوگئی، مگر سلام کے ترک سے جو کہ واجب ہے اس نماز کا اعادہ واجب ہے)

(عمدۃ الفقہ ص ۲۴۱ ج ۲، مسائل دوازدہ)

مسئلہ......موزے میں پیر کا پانی سے بھیگ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ......موزے کا تین انگلیوں یا اس سے زیادہ پھٹنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......معذور کے حق میں وقت کا نکل جانا بھی موزہ کے مسح کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ......موزوں پر مسح وضو کی صورت میں ہے، غسل واجب میں موزے اتار کر پاؤں بھی دھونا ہوگا۔

مسئلہ......موزوں پر مسح کے لئے ضروری ہے کہ اس کو وضو کی حالت میں پہنا ہو، چونکہ احناف کے یہاں وضو میں ترتیب واجب نہیں، اس لئے یہ بھی درست ہے کہ پاؤں دھو کر موزے پہن لے، پھر وضوء مکمل کرے، بہ شرطیکہ وضوء ہونے تک وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئے۔

موزوں پر مسح کرنے کے چند متفرق مسائل

مسئلہ......مسح کے لئے نیت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ......اپنے موزوں پر دوسرے سے مسح کرائے تو جائز ہے۔

مسئلہ......موزے پر مسح کرنے کے حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔
مسئلہ......اگر دو تہہ والے موزے پہنے اور اوپر والی تہہ پر مسح کیا پھر ایک تہہ اتار لی تو دوسری تہہ پر مسح کا اعادہ نہ کرے۔
مسئلہ......اگر موزوں پر بال ہوں اور ان پر مسح کیا پھر بال اتار ڈالے تو مسح کا اعادہ نہ کرے۔
مسئلہ......اگر موزوں پر مسح کیا پھر اوپر کا پوست چھیل ڈالے تو مسح کا اعادہ نہ کرے۔
مسئلہ......اگر جرموق کے اوپر مسح کیا پھر جرموق اتار ڈالے تو موزوں پر مسح کا اعادہ کرے۔
مسئلہ......اگر ایک جرموق نکالا تو اسی موزہ پر مسح کرے جو ظاہر ہو گیا اور دوسری جرموق پر مسح کا اعادہ نہ کرے۔
مسئلہ......اگر پوری طہارت کے بعد موزے پہنے اور ان پر مسح کیا، پھر ایک موزہ میں پانی داخل ہوا، اگر ٹخنے تک پانی پہنچا اور پورا پاؤں یا اکثر (آدھے سے زیادہ) دھل گیا تو اس پر دوسرے پاؤں کا دھونا بھی واجب ہے۔
مسئلہ......اگر کسی عضو کی ہڈی کے ٹوٹنے کی وجہ سے پلاسٹر باندھا' یا زخم پر پٹی باندھی اور وضو کے وقت اس پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے اور موزے پہنے، پھر حدث ہوا تو وضو کرے اور ان پلاسٹر اور پٹی اور موزوں پر مسح کرے، اگر وہ زخم اس طہارت کے ٹوٹنے سے پہلے اچھا ہو جائے تو جس پر موزے پہنے ہیں تو وہ اس زخم کی جگہ کو دھولے اور موزوں پر مسح کرے، اور اگر اس طہارت کے ٹوٹنے کے بعد اچھا ہو تو موزوں کو نکالنا چاہئے۔
مسئلہ......اگر موزہ اتنا پرانا ہو جائے اور اس قدر گھس جائے کہ بغیر جوتا پہنے ہوئے چلنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ:......مسح کرنے والے کا اپنے ایک پاؤں سے موزہ تھوڑے عمل سے نکالنا، مثلاً: موزہ ڈھیلا تھا' ادنی حرکت سے پاؤں سے نکل گیا، عمل کثیر کی ضرورت نہیں پڑی......اور عمل کثیر سے موزہ نکالے گا تو اس کی نماز ہوجائے گی بالاتفاق، کیونکہ اس میں اپنے اختیار سے نماز سے باہر آنا پایا جاتا ہے۔(لیکن بوجہ ترک سلام اعادہ واجب ہوگا، مؤلف)۔

(عمدۃ الفقہ ص ۲۴۱ ج ۲، مسائل دوازدہ)

مسئلہ......حالت احرام میں موزے پہننے کی ممانعت ہے۔

خاتمہ: عام اونی، سوتی اور نائیلون وغیرہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں

عام اونی، سوتی اور نائیلون وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں، چونکہ آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسے جرابوں پر مسح کرنا ثابت نہیں، لہذا ایسے جرابوں پر مسح کرنے سے وضو صحیح نہیں ہوگا، اور نماز نہیں ہوگی۔

اس اہم مسئلہ میں چونکہ کچھ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں یا ضد اور عناد کا شکار ہیں، اور ضد سے دوسرے اہل حق کا وضو بھی ضائع کر کے ایک مستقل ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہیں، لہذا ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے، عام جرابوں پر مسح کے جواز میں چھ قسم کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

(۱)......عن مغيرة رضى الله عنه قال : توضأ النبى صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين۔ (ترمذی)

(۲)......عن ابى موسى رضى الله عنه: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين۔ (بیہقی، ابن ماجہ)

(۳)......عن بلال رضى الله عنه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين والجوربين۔

(۴)......قال ابن حجر رحمه الله : رواه الطبرانى بسندين ، رواة احدهما ثقات۔

(۵)......استدل ابن القيم رحمه الله بعمل بعض الصحابة۔

(۶)......عن ثوبان رضى الله عنه : قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على النبى صلى الله عليه وسلم شكوا اليه ما اصابهم من البرد فامرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين۔ (ابوداؤد)

ذیل میں ان دلائل کا ترتیب وار جائزہ بحوالہ ''تحفۃ الاحوذی'' پیش کیا جاتا ہے:

پہلی دلیل کا جائزہ:......عن مغیرة رضی الله عنه قال : توضأ النبی صلی الله علیه و سلم ومسح علی الجوربین والنعلین۔

علماءمحدثین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قطعا استدلال نہیں کیا جاسکتا، چونکہ:

(۱)......امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل، ابن المدینی اور امام مسلم رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر علماء نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس حدیث کے راوی ابوقیس اور ہذیل نے اس حدیث کے بقیہ تمام راویوں کی مخالفت کی ہے، چونکہ سب نے صرف موزوں پر مسح کو نقل کیا ہے، لہذا ابوقیس و ہذیل جیسے راویوں کی وجہ سے قرآن پاک کو نہیں چھوڑا جاسکتا۔

(۲)......علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حفاظ حدیث اس روایت کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، لہذا امام ترمذی رحمہ اللہ کا یہ کہنا قبول نہیں کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳)......عبدالرحمٰن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث میرے نزدیک غیر مقبول ہے۔

(۴)......امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: کسی ایک راوی نے بھی ابوقیس کی طرح اس روایت کو نقل نہیں کیا۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر صرف موزوں پر مسح کرنا منقول ہے۔

(۵)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عبدالرحمٰن ابن مہدی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، چونکہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے جو مشہور روایت منقول ہے،

اس میں نبی کریم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا منقول ہے، اس میں جرابوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۶)......حضرت علی ابن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اہل مدینہ، اہل کوفہ، اہل بصرہ نے نقل کیا، لیکن جب ہذیل نے نقل کیا تو اس میں جرابوں پر مسح کا اضافہ کر دیا، اور سب لوگوں کی مخالفت کی۔

(۷)......علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں: ابوقیس نے تمام راویوں کی مخالفت کی ہے، نیز بہت سے علماء حدیث نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے باوجودیکہ انہیں ثقہ راوی کی زیادتی والا مسئلہ معلوم تھا، لہذا میرے نزدیک ان کا ضعیف قرار دینا مقدم ہے، ترمذی کے حسن صحیح کہنے پر۔ (تحفۃ الاحوذی)

دوسری دلیل کا جائزہ:......عن ابی موسی رضی اللہ عنہ : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عیسی بن سنان کو اختلاط ہو جایا کرتا تھا، وہ ضعیف الحدیث تھے۔

(۲)......امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس روایت میں دو کمزوریاں ہیں۔ امام احمد، ابن معین، ابوزرعہ، نسائی رحمہم اللہ نے عیسی سنان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(۳)......نیز امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ضحاک بن عبدالرحمٰن کا سماع ابوموسی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں، لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

(۴)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ روایت نہ تو متصل ہے نہ قوی۔

تیسری دلیل کا جائزہ:......عن بلال رضی اللہ عنہ : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یمسح علی الخفین والجوربین۔

(۱)......زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(۲)......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''تقریب'' میں فرماتے ہیں کہ: ضعیف ہے، بڑھاپے میں اس کی حالت بدل گئی تھی، اور وہ شیعہ تھا۔

(۳)......اس کی سند میں اعمش راوی مدلس ہے، اس نے عنعن سے روایت کی ہے اور اس کا سماع حکم سے ثابت نہیں۔

چوتھی دلیل کا جائزہ:......قال ابن حجر رحمہ الله : رواہ الطبرانی بسندین ' رواۃ احدھما ثقات۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس روایت کی ایک سند کے راوی ثقہ ہیں، لیکن اس میں اعمش راوی ہے جو کہ مدلس ہے، اور اس نے عنعن سے روایت کی ہے اور مدلس راوی کا عنعنہ قبول نہیں ہے۔

(۲)......تمام راوی ثقہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس روایت کا متن بھی صحیح ہو، حالانکہ یہاں ثقہ راوی مدلس ہے اور وہ اپنے استاذ سے عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے۔

پانچویں دلیل کا جائزہ:......استدل ابن القیم رحمہ الله بعمل بعض الصحابة۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: موزوں پر مسح کی بابت بہت سی احادیث منقول ہے جن کے صحیح ہونے پر علماء کا اجماع ہے، اس معیار کی احادیث کی وجہ سے ظاہر قرآن کو چھوڑ کر ان پر بھی عمل کیا گیا، جبکہ جرابوں پر مسح کی بابت جو روایات منقول ہیں ان پر تنقید ہوئی ہے اور آپ دیکھ چکے ہیں، پس اس قسم کی ضعیف روایتوں کی وجہ سے

ظاہر قرآن پاک کو کیونکر چھوڑا جا سکتا ہے؟۔

(۲)......بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم جو جرابیں استعمال فرماتے تھے، وہ اتنی باریک نہیں ہوتی تھیں کہ پاؤں پر خود بخود ٹھہر نہ سکیں، اوران کو پہن کر طویل مسافت پیدل طے نہ ہو سکے، بلکہ وہ موٹی اور سخت ہوا کرتی تھیں جو موزوں کے حکم میں تھیں، لہذا وہ موزوں پر مسح والی احادیث کے ضمن میں شامل ہیں، اور میرے نزدیک یہی بات واضح ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی کہنا کہ ان حضرات نے جن جرابوں پر مسح کیا وہ موزوں کی مانند تھیں۔

الغرض جب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی جرابوں کی تفصیل معلوم ہوگئی تو اب موٹی اور باریک ہر قسم کی جرابوں پر مسح کو جائز کہنا صحیح نہیں رہا۔

چھٹی دلیل کا جائزہ:......عن ثوبان رضی اللہ عنہ : قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد ‘ فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين۔(ابوداؤد)

بعض حضرات ’’تساخین‘‘ کے لفظ سے استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر یہ صحیح نہیں:

(۱)...... یہ حدیث منقطع ہے، ابن ابی الحاکم ’’کتاب المراسیل‘‘ (ص۲۲) میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: راشد بن سعد کا سماع ثوبان سے ثابت نہیں ہے۔(ملخص تحفۃ الاحوذی ص:۳۳۰ تا ۳۴۰)

(۲)......نیز لغۃً بھی ’’تساخین‘‘ کے تین معنی کئے گئے ہیں، لہذا صرف جرابوں کے مسح پر استدلال کرنا کسی طرح صحیح نہیں۔

(الف)......ابن اثیر ’’کتاب النہایۃ‘‘ میں فرماتے ہیں کہ: ’’تساخین‘‘ سے مراد موزے

ہیں۔
(ب)......حمزہ اصفہانی فرماتے ہیں کہ: یہ ٹوپی کی ایک قسم ہے، علماء اسے پہنا کرتے تھے۔
(ج)......دوسرے علماء لغت کا کہنا ہے کہ: اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے پاؤں کو گرمایا جائے، چاہے وہ موزے ہوں جراب ہو یا اور کوئی چیز۔
(د)......''بلوغ المرام'' میں اس روایت کے بعد خود راوی کی وضاحت موجود ہے کہ: ''تساخین'' سے مراد موزے ہیں۔(بلوغ المرام، مسح الخفین)

الغرض اسی لئے علامہ مبارکپوری بھی فرماتے ہیں:

''والحاصل عندی انه لیس فی باب المسح علی الجوربین حدیث صحیح' مرفوع خال عن الکلام''۔(تحفۃ الاحوذی ص:۳۳۳)

خلاصہ کلام یہ کہ جرابوں پر مسح کے بارہ میں کوئی صحیح، مرفوع حدیث موجود نہیں جو جرح و تنقید سے خالی ہو۔
نوٹ:......''عصائب'' کے معنی عمامہ کے ہیں: اور ''تساخین'' کے ایک معنی پاؤں کو گرم رکھنے کے موزے یا جراب کے ہیں۔(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۵۱۵ ج۱)

غیر مقلد علماء کے چند فتاوی

(۱)......علامہ مبارک پوری کا فتوی گذر چکا ہے۔

(۲)......میاں نذیر حسین دہلوی کا فتوی:

مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی صحیح دلیل نہیں، اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ان میں خدشات ہیں۔ الغرض مندرجہ بالا جرابوں پر مسح کی کوئی دلیل نہیں، نہ تو قرآن کریم سے نہ سنت سے نہ اجماع سے اور نہ قیاس سے۔

(ملخص: فتاوی نذیریہ ص۳۲۷ ج۱)

(۳)......مولانا ابوسعد شرف الدین کا فتوی:

یہ جرابوں پر مسح نہ قرآن سے ثابت ہوا ہے نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہ کے فعل اور ان کے دلائل سے، اور غسل رجلین (پاؤں کا دھونا) نص قرآنی سے ثابت ہے، لہذا خف چرمی (موزہ) کے سوا جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں۔

(فتاوی ثنائیہ ص۴۲۳ ج۱)

نوٹ...... خاتمہ کا پورا مضمون تقریباً مولانا محمد الیاس صاحب فیصل مدظلہم کی ''نماز پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم'' سے ماخوذ ہے۔

جورب کے معنی

حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مسح علی الجوربین کیا چیز ہے؟ پہلے تو یہ ذہن میں رکھو کہ جورب ہے کیا چیز؟ عام طور پر اہل حدیث اور بعض حضرات اس سے استدلال کرتے ہیں، اس بات پر کہ جراب جو تم پہنتے ہو عام طور پر سوت کی ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے، ان روایات سے استدلال کرتے ہیں، جورب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں، کہ عام طور پر رقیق (باریک) قسم کے جتنے موزے ہیں ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے، مگر یہ غلط ہے، جورب کا مطلب یہ نہیں، محققین شراح کی تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ: ''ان الجورب نوع من الخف ''جورب خف کی ایک قسم ہے''الا انہ اکبر منہ'' خف سے ذرا بڑا ہوتا ہے، خف ہوتا ہے ساق (پنڈلی) تک اور یہ ہوتا ہے اس سے ذرا بڑا، اسے جورب کہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا ہوتا ہے؟ اس کی تحدید کیا ہے؟ مختلف اقوال ہیں، بعض کہتے ہیں کہ وہ ساق یا ساق سے اوپر تک، بعض کہتے ہیں کہ کعب (ٹخنہ) تک۔ پھر جورب کس چیز کا ہوتا ہے؟ علامہ شوکانی و علامہ طیبی رحمہما اللہ نے لکھا کہ: ''من جلد أو ادیم'' جلد کا ہوتا ہے، ادیم (کھال، چمڑا) کا ہوتا ہے، یہ جراب رقیق قسم کے مراد نہیں۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: یہ صوف کا ہے، اون کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ: یہ عام ہے۔ دراصل ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جورب ایک ایسی خاص قسم کا خف ہوتا ہے جو اصل خف کی حفاظت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، بلاد عرب کے اعتبار سے اس میں اختلاف ہوا، عرب کے اندر عام طور پر جلد کا یا ادیم کا ہوتا تھا، بعض بلاد میں صوف کا بنتا تھا، بعض جگہوں پر ویسے ہی کپڑوں کا بنا لیا جاتا تھا، جیسے ہمارے یہاں مختلف صورتیں ہیں۔ اس لئے قطعی طور پر اس حدیث سے اس بات پر استدلال کرنا کہ

رقیق قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، صحیح نہیں ہوگا۔(دروس مظفری ص۱۸۰ ج۱)

ایک ہمدردانہ ومخلصانہ نصیحت

آخر میں ان حضرات کی خدمت میں جو ہر طرح کے موزوں پر مسح کر کے اپنا وضو ضائع کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نماز جیسی اہم عبادت بھی ضائع ہو جاتی ہے، بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ خدارا ذرا سی غفلت اور سہولت پسندی کی وجہ سے اپنے اہم فرض کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھیں، قابل غور ہے کہ آپ ﷺ نے صرف ایڑی کے خشک رہ جانے پر کس قدر سخت وعید ارشاد فرمائی اور فرمایا:''ویل للاعقاب من النار''۔

یعنی وضو میں جن کی ایڑیاں خشک رہ جائیں تو ان کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت و بربادی مقدر ہے۔(مسلم شریف، وجوب غسل الرجلین)

جب ایڑی کے خشک رہ جانے پر جہنم کی وعید ہے تو پورا قدم ہی خشک رہ جائے تو کس قدر وہ وعید کا مستحق ہوگا۔ اللہ تعالی صحیح سمجھ نصیب فرمائے اور اپنے اکابر پر اعتماد کی توفیق عطا فرمائے کہ اعتماد پر ہی پورے دین کا دارومدار ہے۔

موزوں پر مسح کی شرطیں فقہاء کی ایجاد اور من گھڑت نہیں

فقہاء امت نے جو شرائط لگائی ہیں وہ کوئی من گھڑت نہیں، سوچنے کا مقام ہے ایک بھی فقیہ ایسا نہیں جو بغیر کسی شرط کے ہر قسم کے عام موزوں پر مسح کا قائل ہو، کیا ان کے سامنے جورب اور نعل کی احادیث نہیں تھیں؟ اور نص قطعی وضو میں پاؤں دھونا ہے، اب دھونے کے بجائے مسح کے لئے صحیح روایات چاہئے، اس لئے علماء امت نے خفین پر تو مسح کی اجازت دی کہ اس طرح کی احادیث ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں، مگر عام موزوں کے لئے چند شرائط مقرر کی ہیں، حدیث اور آثار صحابہ سے ان شرائط کا پتہ چلتا ہے، وہ حدیث وآثار یہ ہیں:

(۱)......عن ثوبان رضی الله عنه : قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سريّة فاصابهم البرد ' فلمّا قدِموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم أن يمسحوا على العصائب والتّساخين۔

ترجمہ......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) روانہ فرمایا، وہاں لوگوں کو سردی لگ گئی، پس جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے (تو انہوں نے ٹھنڈ لگنے کی شکایت کی) جس پر آپ ﷺ نے عمامہ اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(ابوداؤد، باب المسح على العمامة ، رقم الحديث:۱۴۶)

(۲)......عن قتادة رحمه الله عن سعيد بن المسيب والحسن (رحمهما الله) انهما قالا : يُمسح على الجوربين اذا كانا صفيقين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۶ ج۲، فی المسح على الجوربين ، رقم الحديث:۱۹۸۸)

ترجمہ......حضرت قتادہ رحمہ اللہ حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جرابوں پر مسح کرنا چاہئے جب کہ وہ دبیز (موٹی) ہوں۔

(۳)......عن يزيد بن ابی زياد : انه رأى ابراهيم النخعي يمسح على جرموقين له من ألباد۔ (مصنف عبدالرزاق ص۲۰۰ ج۱، باب المسح على الجوربين ، رقم الحديث:۷۸۰)

ترجمہ...... یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ نمدہ کی جرموقوں (بڑی بڑی موٹی) جرابوں پر مسح کرتے تھے۔

(۴)......عن خالد بن سعيد : عن عقبة بن عمرو : انه مسح على جوربين من شعر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۴ ج۲، فی المسح على الجوربين ، رقم الحديث:۱۹۸۴)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عمرو رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: انہوں نے بالوں سے بنی ہوئی (دبیز،موٹی) جرابوں پر مسح کیا۔

ان آثار سے صاف ظاہر ہوگیا کہ ہر قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اور فقہاء کی شرطیں قیاسی نہیں۔

موزہ میں سانپ کے ملنے کے واقعہ سے ایک شرط پر استدلال

عن ابی امامة قال : دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بخفيه يلبسهما ، فلبس احدهما ' ثم جاء غراب فاحتمل الأخرى فرمى بها ' فخرجت منه حية ، فقال النبی صلى الله عليه وسلم : من كان يؤمن باللّٰه واليوم الآخر ، فلا يلبس خفيه حتى ينفضهما۔

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ایک مرتبہ موزے منگوائے ،ایک پہنا دوسرا پہننے کے لئے ارادہ ہی کیا تھا کہ اسے ایک کوّا اٹھالے گیا،اس نے اوپر سے جو پھینکا تو اس سے ایک سانپ گرا٬اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جواللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہووہ موزوں کوبغیر جھاڑے نہ پہنے۔

(مجمع الزوائدص۱۷۷ج۵، باب النهی عن لبس الخف قبل ان ينفضها ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۸۶۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے کہ:

ایک مرتبہ حضوراقدس ﷺ قضاء حاجت کے لئے جنگل میں دورتک تشریف لے گئے اور وضو کرنے کے بعد ایک موزہ پہنا ،اسی اثنا میں ایک سبز پرندہ آیا اور دوسرے موزے کواٹھا کر بلند کیا اورالٹ دیا:’’فخرج منه اسود سالح ‘‘تو اس سے ایک سیاہ سانپ نکلا،’’فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : هذه كرامة اكرمنى الله بها ‘ اللّهم انّى اعوذبک من شرّ من يمشى على بطنه ‘ ومن شرّ من يمشى على رجليه ‘ ومن شرّ من يمشى على اربع ‘‘ آپ ﷺ نےفرمایا: یہ کرامت(معجزہ) ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے اس سے نوازا ہے،اے اللہ! میں اس کاٹنے والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو پیٹ کے بل چلتا ہے،اوراس کے شر سے جو پاؤں پر چلتا ہے،اوراس کے شر سے بھی جو چار پاؤں پر چلتا ہے۔(شرح شمائل ترمذی ص۳۸۳ ج۱،مطبوعہ:القاسم اکیڈمی)

سوچنے کا مقام ہے کہ موزہ میں سانپ چلا گیا اورآپ ﷺ نے اسے جھاڑنے کا حکم فرمایا،اگر عام موزہ ہوتو اس کو کیسے جھاڑیں گےاوراس میں کس طرح سانپ چلا جائے اور پتہ نہ چلے،معلوم ہوا کہ وہ مخصوص موزہ تھا جو جوتے کی طرح خود کھڑا رہتا تھا اوراس میں

سانپ جا سکتا تھا۔ یہ بھی دلیل ہے کہ موزہ خود بخود بغیر کسی کے سہارے کھڑا رہے۔

مسح کی ایک شرط یہ ہے کہ پانی نہ چھنے، اس سے کیا مراد ہے؟

مسح کی ایک شرط یہ ہے کہ پانی نہ چھنے، اس سے کیا مراد ہے؟ کیا پانی بہائے اور نہ چھنے یا مسح کی تری اندر کے حصہ تک نہ پہنچے؟ حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب اعظمی رحمہ اللہ کی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ مسح کی تری مراد ہے۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مسح کی تری اندر کے حصہ تک نہیں پہنچتی''، ''مسح کی تری جسم تک نہ پہنچے''۔

(نظام الفتاوی ص۱۴۵ ج۱، طبع: ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی)

جوتوں پر مسح کا حکم

جوتے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ اگر جوتوں پر مسح کی وہ شرائط پائی جائیں جن کا ذکر فقہاء نے کیا ہے تو ایسے جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے، مگر جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم اور ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے فتاوی میں ہے:

سوال:......فل بوٹ یعنی اس بوٹ پر جس میں ٹخنے چھپے رہتے ہیں مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... چونکہ اس بوٹ میں تینوں شرطیں جواز مسح کی پائی جاتی ہیں جو روایت بالا میں مذکور ہیں، اس لئے مسح تو اس پر جائز ہے، البتہ بوجہ اس کے کہ بجائے جوتہ کے مستعمل ہوتا ہے اس لئے، یا بوجہ نجس ہونے کے، اور یا بوجہ سوء ادب کے بلا ضرورت اس سے نماز نہ پڑھنا چاہئے۔ (امداد الفتاوی ص۴۳ ج۱، سوال نمبر۲۷)

دوسرے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ جوتہ مذکور پر مسح بھی جائز ہے، بشرطیکہ چلنے میں اندر سے پاؤں نظر نہ آویں اور اگر نظر آویں تو سوال میں ظاہر کرنا چاہئے کہ کتنا نظر آتا ہے۔ (حوالۂ بالا ص۴۴)

''فتاوی حقانیہ'' میں ہے:

سوال:......اگر ایسے بوٹ پہنے ہوں کہ جن میں ٹخنے چھپ جائیں اور مضبوطی بھی اس درجہ کی ہو کہ ان میں پھٹن نہ ہو تو کیا ان پر مسح کرنا جائز ہے؟ واضح رہے کہ ان میں پیدل چلنا بھی تین میل سے زائد ہوسکتا ہو۔

جواب:......ایسے بوٹوں میں جواز مسح کی تمام شرطیں پائی جاتی ہیں، لہذا ان پر مسح کرنا جائز ہے۔ (فتاوی حقانیہ ص ۵۵۵ ج ۲)

نوٹ:......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے کہ:

جوتوں پر مسح کرنا تو کسی بھی امام کے مذہب میں جائز نہیں: لم یذهب احد من الائمة الى جواز المسح على النعلين۔ (معارف السنن ص ۳۴۷ ج ۱)

ائمہ میں سے کوئی بھی جوتوں پر مسح کرنے کا قائل نہیں،

اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جوتوں پر مسح کرنا اس وقت ثابت ہے جبکہ آپ ﷺ پہلے ہی سے باوضو ہوتے تھے، لیکن نئی نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے تھے، ایسی حالت میں چونکہ وضو پہلے سے ہوتا تھا، اس لئے آپ ﷺ پاؤں کو دھونے کے بجائے اپنے جوتوں پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔ چنانچہ ''صحیح ابن خزیمہ'' میں روایت ہے:

عن علي رضي الله عنه انه دعا بكوز من ماء ثم توضأ وضوءً خفيفا مسح على نعليه، ثم قال: هكذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم للطاهر ما لم يحدث۔

(صحیح ابن خزیمہ ص ۱۰۰ ج ۱، باب ۵۴، رقم الحدیث: ۲۰۰)

اس وضاحت کے بعد جوتوں پر مسح ثابت کرنے والی روایات سے بے وضو آدمی کے لئے جوتوں پر مسح کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ (فتاوی عثمانی ص ۳۴۶ ج ۱)

تین میل کی شرط ہے یا کم وبیش

چمڑے کے علاوہ وہ موزے جن میں مسح کی شرائط پائی جائیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ان موزوں کو پہن کر تین میل تک چل سکے۔ اکثر کتب میں تین میل ہی کی قید لکھی ہے، مگر بعض فتاوی میں اس سے کچھ مختلف میل کی تحدید بھی منقول ہے، غالبًا ان میں تسامح ہے، یا کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے فتاوی میں ہے: ''میل یا دو میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو''۔ (فتاوی عثمانی ص ٣٤٧ ج١)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے فتاوی میں ہے: ''تین چار میل پیدل چلیں''۔ (فتاوی دارالعلوم کراچی (امداد السائلین ص ٥٢٠ ج١)

موصوف کے دوسرے فتوی میں تین میل بھی ہے۔ (حوالۂ بالا ص ٥٢٣ ج١)

ان کے علاوہ اکثر فتاوی میں تین میل ہی کی قید مذکور ہے: امداد الفتاوی ص ٤١ ج١۔ جواہر الفقہ ص ٢٩٨ ج٢۔ احسن الفتاوی ص ٦١ ج٢۔ خیر الفتاوی ص ١٢٩ ج٢۔ فتاوی حقانیہ ص ٥٥٤ ج٢۔ فتاوی دارالعلوم زکریا ص ٥٠٩ ج٢۔ نظام الفتاوی ص ٤٢ ج١۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ٦٦ ج٢۔

مرغوب احمد لاجپوری

ربیع الاول ١٤٢٧ھ مطابق دسمبر ٢٠١٥ء

''وضوسوکس''''WUDHU SOCKS''پرمسح کاحکم

آج کل دکانوں میں ایک طرح کا موزہ بک رہا ہے، اوراس پرلکھا ہوتا ہے:''وضو سوکس''(WATERPROOF,BREATHABLE,DURABLE,WUDHU SOCKS) یہ موزے اگر چہ چمڑے کےنہیں ہیں، مگران میں وہ شرائط پائی جاتی ہیں جوموزوں پرمسح کے جواز کے لئے فقہاء نےلکھی ہیں۔علماء کی ایک جماعت نے اس کا معائنہ کیا کہ اس پر پانی چھنتا ہے یانہیں؟ اوراسے پہن کرتین میل چلناممکن ہے یانہیں؟ اوراس طرح کے ایک موزہ کوکاٹ کردیکھا کہ کیاواقعۃً یہ موزہ بغیرسہارے کےٹھہرسکتا ہے؟ چلنے کی اس کمپنی نے جوانہیں بناتی ہیں گرانٹی دی ہے کہ تین میل بلکہ اس سے زائد چلناممکن ہے، اوراس پرپانی نہ چھننےاوربلاکسی سہارے کےٹھہرنے کا مشاہدہ کیا گیا، پھرحضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب نے اس پرفتوی بھی تحریرفرماکردیا، وہ ذیل میں درج ہے:

we have personally examined 'DexShell Wudhu sock' socks and are satisfied that they fulfill all the above-mentioned conditions.

This answer only applies to the original 'DexShell wudhu sock' supplied to us for inspection. if the company changes the product then it has to be re-investigated.

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم

یوسف بن مولوی محمد ساچا

مأخذ ومراجع

اس رسالہ کی ترتیب میں درجِ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

نمبر	کتاب	مصنف
۱	سنن ابوداؤد......................	امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ.....
۲	تحفۃ المعبود ترجمہ سنن ابوداؤد...	حضرت مولانا سرور احمد قاسمی صاحب مد ظلہم........
۳	مصنف ابن ابی شیبۃ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ.........
۴	مصنف عبدالرزاق..........	حافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ.
۵	مشکوۃ المصابیح.............	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب طبریزی رحمہ اللہ....
۶	مظاہر حق.................	حضرت نواب قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ..
۷	الرفیق الفصیح لمشکوۃ المصابیح	حضرت مولانا مفتی محمد فاروق میرٹھی رحمہ اللہ.......
۸	تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری...	حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مد ظلہم....
۹	دروس مظفری..............	حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ....
۱۰	شمائل کبری................	حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب قاسمی رحمہ اللہ
۱۱	بدائع الصنائع..............	علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی رحمہ اللہ...
۱۲	شامی....................	خاتم المحققین محمد امین (ابن عابدین) رحمہ اللہ.....
۱۳	فتاوی عالمگیری.............	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الاعلام رحمہم اللہ....
۱۴	امداد الفتاوی..............	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ.
۱۵	امداد المفتین...............	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ........
۱۶	علم الفقہ	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمہ اللہ...
۱۷	جواہر الفقہ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ........

۱۸ احسن الفتاوی....................	حضرت مولانا مفتی رشید لدھیانوی رحمہ اللہ........
۱۹ فتاوی دار العلوم زکریا............	حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہم ......
۲۰ نظام الفتاوی....................	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رحمہ اللہ..
۲۱ فتاوی عثمانی....................	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم.....
۲۲ فتاوی دار العلوم کراچی امداد لسائلین	حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم...
۲۳ عمدۃ الفقہ	حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ
۲۴ زبدۃ الفقہ	حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ
۲۵ قاموس الفقہ	حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہم
۲۶ کتاب المسائل....................	حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہم....
۲۷ مسائل خفین	حضرت مولانا رفعت صاحب قاسمی مدظلہم..........
۲۸ نماز پیمبر ﷺ..............	حضرت مولانا محمد الیاس فیصل مدظلہم مدینہ منورہ....